ذیشان ساحل

بھائی کی تصویر

گھر میں دیوار پر لگی ہے
بھائی کی تصویر
اسے دیکھ کے لگتا ہے
کسی سے کچھ کہے بغیر
بھائی کہیں چلے گئے ہیں
کہاں؟
یہ بس تصویر نہیں بتا سکتی
وہ تو کچھ بولتی ہی نہیں
گھڑی کی طرح
وقت بھی نہیں بتاتی
کیلنڈر کی طرح
دنوں کا حساب بھی نہیں رکھتی
بس دیوار پہ سے
سب کچھ دیکھتی رہتی ہے
ایسا لگتا ہے جیسے کچھ سُن رہی ہے
شاید ہمارے اندر جمع ہونے والا شور
جیسے کچھ کر رہی ہے
شاید ہماری آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسو

کوئی غور سے دیکھے
تو مسکرانے لگتی ہے
مگر دیوار پہ سے
نیچے نہیں اُتر پاتی
جب ہم سو جاتے ہیں
تو بھائی اس میں سے
باہر آ کے
ہمارے تکیے کے پاس
کھڑے ہوجاتے ہیں
دیر تک ہمیں دیکھتے ہیں
ہمارے ماتھے کو چومتے ہیں
ہمارا ہاتھ تھامتے ہیں
لیکن ہمارے آنکھیں کھولتے ہی
پتہ نہیں کیوں
تصویر میں واپس چلے جاتے ہیں

۱۱ جنوری ۲۰۰۶